



سوال

قربانی کے دن کے اعمال اور تقدیم و تاخیر

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قربانی کے دن حاجی کے لیے کون سا اعمال افضل ہیں اور کیا ان میں تقدیم و تاخیر بھی جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کے دن سنت یہ ہے کہ جمرات کی رمی کی جائے۔ جمرہ عقبہ سے جو مکہ کے ساتھ ملا ہوا ہے آغاز کیا جائے۔ اسے سات کنکریاں ماری جائیں، ہر کنکری الگ الگ ماری جائے، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھی جائے اور اگر ہدی پاس ہو تو پھر ہدی کو ذبح کیا جائے، پھر حاجی سر کے بال منڈوایا کٹو ادسے لیکن بالوں کو منڈوانا افضل ہے۔ پھر طواف کرے اور اگر سعی لازم ہو تو سعی بھی کرے۔ افضل تو یہی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے رمی کی، پھر قربانی کی، پھر بال منڈوائے اور پھر مکہ مکرمہ جا کر طواف کیا، تو یہ ترتیب افضل ہے، اور ان میں سے اگر کسی عمل کو دوسرے سے مقدم کر دیا تو پھر بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر رمی سے پہلے قربانی کر دی، یا رمی سے پہلے افاضہ کر لیا، یا رمی سے پہلے بالوں کو منڈوایا، یا قربانی سے پہلے بالوں کو منڈوایا تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ان اعمال میں تقدیم و تاخیر کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا:

(لا حرج لاجز) (صحیح البخاری) الحج باب الذبح قبل الحلق ج: 11721، صحیح مسلم الحج باب جواز تقدیم الذبح علی الرمی الخ ج: 1306، 1307

"اس میں کوئی حرج نہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حدامہ عنہی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی